مشن

جوشوا پروجیکٹ: ۲۲۹ گروہوں کی فہرست جو ماضی میں ''تبشیر'' کا ہدف نہیں رہے۔

[''سن ۲۰۰۰ء اور اس سے ماوراء بین الاقوامی تحریک'' کے تحت جو تبشیری سرگرمیاں جاری ہیں، ان میں سے ایک ''جوشوا پروجیکٹ'' ہے۔ اس پروجیکٹ کے منتظم اطلاعات نے سوال و جواب کی شکل میں پروجیکٹ پر روشنی ڈالی ہے۔ ''مشن فرنٹیرز'' بابت مارچ-اپریل ۱۹۹۹ء کے شکریے کے ساتھ اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

● جوشوا پروجیکٹ میں کسی گروہ کو شامل کرنے کا معیار کیا ہے؟

جوشوا پروجیکٹ میں جن گروہوں کو شامل کیا گیا ہے، یہ اپنے اپنے ممالک میں نمایاں نسلی اور لسانی شناخت رکھتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کی آبادی دس ہزار افراد سے زیادہ ہے، اور ان میں مسیحیت کے پیروکار پانچ فیصد سے کم ہیں۔ اس وقت فعال فہرست میں کوئی ۱۶۰۰ گروہ شامل ہیں، اس فہرست میں سے تقریباً ۱۲۴۰ ایسے گروہ ہیں جو کبھی تبشیری سرگرمیوں کا ہدف نہیں رہے۔

● جوشوا پروجیکٹ کی فہرست کا مأخذ کیا ہے؟

پروجیکٹ کی یہ فہرست ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۵ء میں تبشیری سرگرمیوں میں مصروف تنظیموں کے پاس موجود اطلاعات کی بناء پر تیار کی گئی تھی۔ ان تنظیموں میں ویکلف انٹرنیشنل مشن بورڈ، آپریشن ورلڈ اور ''ایک گروہ کو اپنایے (Adopt - A - People)'' جیسی تنظیمیں شامل تھیں۔ فہرست کی ابتدائی تیاری سے لے کر اب تک اس میں مسلسل اضافے کیے جا رہے ہیں۔

● تبشیری سرگرمیوں کے اعداد و شمار کیسے جمع کیے گئے؟

۱۹۹۶ء کے موسم بہار میں کم و بیش تین ہزار بین الاقوامی مشن ایجنسیوں کو اس مقصد کے لیے ایک جائزہ ارسال کیا گیا تھا۔ اس جائزے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ کس قدر انجیل سے آگاہ ہیں۔ سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ ''اس انسانی گروہ میں کس نے کیا تبشیری کام کیا ہے؟'' دو سال بعد انہی افراد کو ایک دوسرا جائزہ بھجوایا گیا۔ اس دفعہ پوچھا گیا تھا کہ اس انجیلی پیغام کے بارے میں ان انسانی گروہوں کا ردِعمل کیا تھا؟ کیا ان میں کوئی قائم شدہ چرچ ہے؟ ان دو جائزوں اور دوسرے ذرائع سے جوشوا پروجیکٹ میں شامل انسانی گروہوں کے بارے میں ۴۵ ہزار افراد کی اطلاعات کو یکجا کیا گیا ہے۔

● کیا جوشوا پروجیکٹ کی فہرست میں اب بھی تبدیلیاں کی جا رہی ہیں؟

تحریک کا ایک اہم ترین مقصد یہ ہے کہ جن انسانی گروہوں تک ابھی انجیل کا پیغام نہیں پہنچا، اُن کے بارے میں تسلسل کے ساتھ اطلاعات یک جا ہوتی رہیں۔ جوشوا پروجیکٹ کی فہرست میں بہتر معلومات حاصل ہونے پر تبدیلیاں کی گئی ہیں، اور متعدد نئے انسانی گروہ اس میں شامل کیے گئے ہیں، اور بعض گروہوں کو فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے، کیوں کہ وہ لسانی اور نسلی گروہ کے بجائے ثقافتی و نسلی گروہ کی حیثیت رکھتے ہیں، یا ان میں مسیحی آبادی کا فیصد تناسب پانچ فیصد سے زیادہ ہے۔

اس فہرست میں اوسطاً ہر ماہ چھوٹی بڑی دو سو تبدیلیاں ہو جاتی ہیں، اور یہ تبدیلیاں زیادہ تر متعلقہ علاقوں سے آمدہ اطلاعات پر مبنی ہوتی ہیں۔ جن باتوں میں تبدیلیاں ہوتی ہیں، یہ آبادی، افراد اور ان کی زبانوں کے ناموں، مسیحی آبادی اور متعلقہ انسانی گروہ کے مذہب، نیز اُن کے ہاں انجیل کی دستیابی کے حوالے سے ہوتی ہیں۔

● مستقبل کے لیے جوشوا پروجیکٹ کے پیشِ نظر کیا منصوبے ہیں؟

دس ہزار سے زائد آبادی کے گروہوں کے بارے میں جوں جوں اطلاعات مل رہی ہیں، پروجیکٹ کوان گروہوں تک پھیلانے کی خواہش ہے جن کی آبادی اس سے بہت کم ہے۔

مذکورہ بالا اطلاعات کے ساتھ انجیلی پیغام سے محروم جن ۲۲۹ انسانی گروہوں کی فہرست شائع کی گئی ہے، ان میں آذربائیجان، اریٹریا، ازبکستان، افغانستان، ایران، انڈونیشیا، برونائی، بوسنیاہرزے گووینا، پاکستان، تاجکستان، ترکی، سعودی عرب، سوڈان، شام، صومالیہ، عراق، عمان، قزاقستان، قطر، لیبیا، متحدہ عرب امارات، مصر، ملائیشیا، نائجیر اوریمن کے گروہ شامل ہیں۔

پاکستان کے حسب ذیل گروہوں کے نام فہرست میں شامل ہیں۔

انسانی گروہ	زبان	آبادی	فیصد مسیحی آبادی
باگڑی	باگڑی	ایک لاکھ	۱ فیصد
بالمیکی	بالمیکی	۲۵ہزار	–
بتیری	بتیری	۲۰ہزار	–
دیواڑی	دیواڑی	۱۰ہزار	–
جاٹ (اعوان)	جاگلی [؟]	۱۰ہزار	۲ فیصد
کھیرانی	کھیرانی	۱۰ہزار	۱ فیصد
شمشی	شمشی [؟]	۱۴ہزار	–
ترکمان	ترکمان	۱۰ہزار	–
ولاکس روم (خانہ بدوش)	رومانی	۱۴ہزار	–
ونیسی	ونیسی	۹۰ہزار	–

[یہ فہرست سو فیصد درست نہیں۔ جاٹ اور اعوان برادریوں کو ایک ہی دکھایا گیا ہے، اور

ان کی جو آبادی بتائی گئی ہے، یقیناً درست نہیں۔ فہرست کی اغلاط سے قطع نظر اصل بات یہ ہے کہ مسیحی مبشرین کس جذبے کے ساتھ اُن چھوٹے چھوٹے انسانی گروہوں تک اُن کی اپنی زبانوں کے توسط سے اُن تک پہنچنے کے لیے کوشاں ہیں۔]

دیس بہ دیس: مسیحی سرگرمیاں اور مسلم۔مسیحی روابط

بنگلہ دیش: ''کیتھولک نوجوان غیر کیتھولک افراد سے شادیاں نہ کریں۔'' ایک سیمینار کا حاصل بحث

مسیحی ذرائع کے مطابق تیرہ کروڑ بنگلہ دیشی آبادی میں کیتھولک برادری ۲ء فی صد ہے۔اس مختصر سے اقلیتی گروہ کو جو مسائل درپیش ہیں، ان میں نوجوانوں کے غیر کیتھولک اور غیر مسیحی گروہوں میں شادی کا مسئلہ بھی ہے۔ چند ماہ بیشتر ''بنگلہ دیش کیتھولک سٹوڈنٹس موومنٹ'' نے ڈھاکہ میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا جس میں یونیورسٹی کی سطح کے تیس طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ سیمینار سے خطاب کرنے والے پادریوں اور شرکاء نے بحیثیت مجموعی یہ عہد کیا کہ غیر کیتھولک لوگوں سے شادی بیاہ کے رشتے بڑھانے کی حوصلہ شکنی کریں گے۔ سیمینار کے شرکاء نے مخلوط شادیوں کے اعداد و شمار جمع کرنے پر بھی زور دیا، تاکہ دیکھا جائے کہ یہ رجحان بڑھ رہا ہے یا اس میں کمی آ رہی ہے۔

فادر تھیوٹونیس ربیرو کے مطابق مخلوط شادیاں کیتھولک ایمان کے راستے کی رکاوٹ ہیں، اور کلچر کے اختلاف کی وجہ سے اچھی خاندانی زندگی کے لیے مخلوط خاندان موزوں نہیں۔ ایک دوسرے مقرر کے بقول ''کلچر انسان کی ابتدائی زندگی میں اپنی جڑیں ایسی مضبوطی سے جما لیتا ہے